خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 16۔مارچ 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 62 | ہفتہ 25 شوال۔1416ھ 16 امان 1375 ہش 16 مارچ 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بد ظنی انسان کے ایمان کو تباہ کردیتی ہے

میں سچ کہتا ہوں کہ بد ظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کردیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنادیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بد ظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوء ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تاکہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بد ظنی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہئے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ یاد رکھو کہ جب کوئی قوم تباہ ہونے کو آتی ہے تو پہلے اس میں جہالت پیدا ہوتی ہے اور وہ دین جو انہیں سکھایا گیا تھا اسے بھول جاتے ہیں۔ جب جہالت پیدا ہوتی ہے تو اس کے بعد یہ مصیبت اور بلا آتی ہے کہ اس قوم میں تقویٰ نہیں رہتا اور اس میں فسق و فجور اور ہر قسم کی بدکرداری شروع ہو جاتی ہے اور آخر اللہ تعالیٰ کا غضب اس قوم کو ہلاک کردیتا ہے کیونکہ تقویٰ اور خدا ترسی علم سے پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) یعنی اللہ تعالیٰ سے وہی لوگ ڈرتے ہیں جو عالم ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی علم خشیت اللہ کو پیدا کر دیتا ہے اور خدا تعالیٰ نے علم کو تقویٰ سے وابستہ کیا ہے کہ جو شخص پورے طور پر عالم ہوگا اس میں ضرور خشیتہ اللہ پیدا ہوگی۔ علم سے مراد میری دانست میں (علم کلام الٰہی) ہے۔ اس سے فلسفہ، سائنس یا اور علوم مروجہ مراد نہیں کیونکہ ان کے حصول کے لئے تقویٰ اور نیکی کی شرط نہیں بلکہ جیسے ایک فاسق فاجر ان کو سیکھ سکتا ہے ویسے ہی ایک دیندار بھی، لیکن (علم کلام الٰہی) بجز متقی اور دیندار کے کسی دوسرے کو دیا ہی نہیں جاتا۔ پس اس جگہ علم سے مراد (علم کلام الٰہی) ہی ہے جس سے تقویٰ اور خشیت پیدا ہوتی ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 599)

خدا کی راہ میں مالی قربانی دین کا لازمی حصہ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

خدا کی راہ میں مالی قربانی دین کا ایسا لازمی حصہ ہے جس کے بغیر دین زندہ رہ ہی نہیں سکتا اور خدا تعالیٰ نے جان کے ساتھ مال کا سودا کیا ہوا ہے اور یہ ایک دائمی تعلیم ہے۔ اس لئے میں نے یہ آیت آپ کے سامنے رکھی ہے تاکہ آپ کو علم ہو کہ قربانیاں جاری رہنی چاہئیں اور اسی کی ہمیں اپنی اولادوں کو نصیحت کرتے رہنا چاہئے کہ جو کچھ ملے اس میں سے خدا کی راہ میں ضرور خرچ کرو۔

سورہ الحدید آیت آٹھ میں ہے (-) اللہ پر ایمان لاؤ اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جو کچھ، جس چیز کا بھی تمہیں اس نے مستخلف بنایا ہے اس میں سے بھی خرچ کرو۔ "مستخلفین" کا مطلب ہے جنہوں نے ورثے میں پہلی قوموں کی جائیدادیں پائی ہوں۔ ایسا عظیم انقلاب برپا ہو گیا ہے کہ لوگ جو دنیا کے مالک بنے ہوئے تھے ان کے وجود کو خدا نے مٹا دیا اور وہ اپنا سب کچھ تمہارے حق میں چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوئے۔ ان کی جائیدادیں تمہارے نام منتقل کر دی گئیں۔ یہ "مستخلفین" کا مضمون ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس وقت یہ نہ سمجھنا کہ اب تو ہمیں ان قوموں کا ورثہ مل گیا اب کیوں قربانیاں دیں۔ فرمایا تمہاری زندگی کی بقاء کے لئے ضروری ہے کہ تم قربانیاں دو یا تمہاری بقاء کے لئے ضروری ہے کہ تم قربانیاں دو۔ (-) پھر وہ لوگ جو تم میں سے ایمان لانے والے ہوں گے یعنی ایمان لانے والوں کو مخاطب کرکے پھر فرمایا ہے (-) یاد رکھنا

باقی صفحہ 7 پر

دعا تو ایک ایسی چیز ہے جو ہر مشکل کو آسان کر دیتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اعلان

○ امراء اضلاع و صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ 23 مارچ یوم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مناسبت سے اپنے اپنے حلقوں میں پروگرام بنا کر احباب جماعت کو اس دن کے بارہ میں معلومات بہم پہنچائیں اور اپنی رپورٹس ارسال کریں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

ولادت

○ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم فضل عمر ڈوگر صاحب نائب قائد ضلع لاہور ابن مکرم سردار غلام احمد مصطفیٰ ڈوگر صاحب آف کماس کو مورخہ 2۔مارچ 1996ء دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت نومولود کا نام ارسلان احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم بشیر احمد باجوہ صاحب کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

○ ، مکرم کموڈور (ریٹائرڈ) رحمت اللہ باجوہ صاحب کا دل کا اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ ابھی کمزوری جاری ہے۔ تاہم صحت مجموعی طور پر اچھی ہے۔ احباب کرام سے محترم باجوہ صاحب کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مرزا بشیر احمد صاحب مولوی فاضل چکرال ضلع چکوال راولپنڈی میں سخت علیل ہیں ان کی شفایابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری عبد العظیم صاحب جٹ گوٹھ محمود آباد سندھ بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم قریشی محمد ارشد صاحب کا چھوٹا بیٹا جمال احسن قریشی دو ہفتے سے بیمار ہے۔ بخار نہیں اتر رہا۔ درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

16- امان 1375 ہش　　16 - مارچ 1996ء

دل کی بات

بات ہے ساری دل کی۔ جو کچھ دل میں ہوتا ہے وہ کسی نہ کسی طرح ظاہر ہو جاتا ہے بعض اوقات انسان اسے چھپانے کی بھی کوشش کرتا ہے۔ لیکن پھر کسی نہ کسی وقت اس کا اظہار ہو جاتا ہے۔ اچھی بات دل میں ہو تو وہ زبان پر آنے سے نہیں رہ سکتی۔ اور اگر دل میں خدانخواستہ گند بھرا ہوا ہو تو اس کو بھی چھپایا نہیں جا سکتا وہ ظاہر ہو کر رہتا ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ ہم جو کچھ کرتے ہیں اس کے کرنے یا نہ کرنے کا اشارہ ہمیں دل سے ملتا ہے۔ ہم دائیں طرف لوٹنا چاہیں یا بائیں طرف۔ آگے جانا چاہیں یا پیچھے رکے رہیں۔ یہ سب باتیں ہمیں اپنے دل کی طرف سے کرنے کا اشارہ ملتا ہے۔ بعض اوقات یہ اشارہ اپنے آپ کو ظاہر کر دیتا ہے اور بعض اوقات مخفی رکھتا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا ہے۔

"خدا تعالیٰ کی یہ بھی عادت ہے کہ وہ دلوں کی مخفی قوتوں کو ظاہر کر دیتا ہے۔ جو شخص اپنے دل میں ایک نور رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا صدق اور اخلاص ظاہر کر دیتا ہے اور جو دل میں خبث اور شرارت رکھتا ہے اس کو بھی کھول کر دکھا دیتا ہے۔ اور کوئی بات چھپی ہوئی نہیں رہ سکتی"۔

اس ارشاد کے پیش نظر ہمیں ہمہ وقت اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ ہمارے دل میں نور پیدا ہو اور بڑھتا رہے اور اس میں کسی قسم کی خرابی نہ پیدا ہو۔ کیونکہ اگر دل میں خرابی پیدا ہوئی۔ خدانخواستہ۔ تو ہماری جملہ باتیں ہمیں خرابی ہی کی طرف لے جائیں گی۔ نور بڑھانے کے لئے کوشش کے علاوہ دعا کی بھی ضرورت ہے۔ بعض اوقات ہم دیکھتے ہیں کہ دل مانتا ہی نہیں۔ ہم کوشش کرتے ہیں کامیاب نہیں ہوتے۔ لیکن اگر ہم خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہماری مدد فرمائے ہمیں نیکی اور تقویٰ میسر ہو تو یقیناً ہمارے دل میں ایک روشنی پیدا ہو گی اور وہ روشنی تیز سے تیز تر ہوتی رہے گی۔ اور ہماری ہر بات کو اور ہمارے ہر کام کو صحیح راستے کی طرف لے جائے گی۔ ایسا کرنے کے لئے ہمیں ایک عزم اور ارادے کی ضرورت ہے جو لوگ اس بات کا عزم اور ارادہ ہی نہیں کرتے۔ کہ انہیں نیکی اور تقویٰ میسر ہو۔ وہ بے شک اچھے بھی ہوں لیکن جتنے اچھے ہیں اس سے وہ زیادہ اچھے نہیں بنتے۔ گویا کہ اچھائی کی طرف ان کا سفر شروع ہی نہیں ہوتا۔ اگر وہ سفر شروع کر دیں تو وہ یقیناً آگے سے آگے بڑھتے رہیں گے۔ جوں جوں وہ اس راستے پر قدم اٹھائیں گے توں توں ان میں نیکی اور تقویٰ بڑھنے لگیں گے۔

پس ہمیں اپنے دلوں کی فکر کرنی چاہئے۔ دلوں کو کوشش کے ساتھ بہتر سے بہتر بناتے رہنا چاہئے کیونکہ وہی ہماری باتوں اور ہمارے اعمال کا منبع ہے۔ انہی سے ہمیں رہنمائی ملتی ہے اور وہی ہمارے حقیقی تشخص کا باعث بنتے ہیں۔ اسی سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک اور ارشاد بھی پیش خدمت ہے۔ فرماتے ہیں:-

"یقیناً یاد رکھو کہ جب تک انسان کی عملی حالت درست نہ ہو زبان کچھ چیز نہیں یہ نری لاف گزاف ہے۔ زبان تک جو ایمان رہتا ہے اور دل میں داخل ہو کر اپنا اثر عملی حالت پر نہیں ڈالتا وہ منافق کا ایمان ہے۔ سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو۔ اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے"۔

گویا کہ ساری بات دل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ ایمان جب تک دل میں داخل نہ ہو اس وقت تک اس کا کوئی فائدہ نہیں اور ایمان دل میں داخل ہو کر ہی انسان کو اچھی باتوں کی طرف مائل کرتا ہے اور بری باتوں سے روکتا ہے۔

ہر ڈال' پات' پھول پہ لکھا ہے اس کا نام
اس کے ثبوت کا ہے ہر اک شے میں اہتمام
ہے لمحہ لمحہ جلوۂ بیدار کی مثال
ہر بات سے جھلکتا ہے اس کا ہر ایک کام

ابو الاقبال

○

نہ ہو ترا نام داستاں میں تو داستاں داستاں نہیں ہے
کہ جیسے بے مہر و ماہ و انجم یہ آسماں آسماں نہیں ہے

فریب دے کر کوئی مجھے زندگی کا رسیا بنا رہا ہے
اگرچہ میں خوب جانتا ہوں کہ موت میں کچھ زیاں نہیں ہے

جو سوچتے ہیں کہ اب سیاہ و سفید ہے ان کی دسترس میں
کوئی تو ان سے یہ بات پوچھے کہ ربِّ اعلیٰ کہاں نہیں ہے

نہیں نہیں میں کسی کے کہنے پہ ہونٹ اپنے نہ سی سکونگا
میں اپنی سوچوں کا آپ مالک نہیں کہ منہ میں زباں نہیں ہے

جو زیرِ لب مسکرا کے کرتے ہیں بات اک انقلابِ نَو کی
کہیں لگائے گا کوئی نعرہ انہیں تو یہ بھی گماں نہیں ہے

یہی تو ہے کربلا کی عظمت کہ لوگ خوش ہو کے جان دے دیں
نسیم میداں تو مختصر ہے پہ اس کا سایہ کہاں نہیں ہے

نسیم سیفی

21-12-87

اولاد کی صحیح تربیت کے بغیر کوئی قوم آئندہ زندہ نہیں رہ سکتی

○ حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں کہ۔

"اگر ہم اپنی اولاد کو صحیح معنوں میں قربان کریں تو ہماری اولاد اتنی بڑھے گی جتنے آسمان کے ستارے۔ پس اگر کوئی سچی محبت خدا اور رسول سے رکھتا' اور اگر اس کو دین حق اور سلسلہ احمدیہ سے بلکہ اگر اس کو انسانیت سے بھی کچھ انس ہے تو بچپن میں اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرے۔ جہاں آپ نے اپنے نفسوں کو لالچ' طمع' حرص' چوری اور جھوٹ جیسی بداخلاقیوں سے بچاؤ وہاں بچوں کو بھی ان کا عادی نہ ہونے دو اور ان کی پوری پوری نگرانی کرو۔ دین کی اور سلسلہ کی محبت ان کے دلوں میں پیدا کرو۔۔ ان سے بے جا محبت کر کے اعلیٰ اخلاق کے سیکھنے سے ان کو محروم نہ رکھو تا دوسروں کے لئے نمونہ بنیں بلکہ دنیا میں ایک بڑی قوم اور نسل بنیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو فرمایا کہ خدا کی بادشاہت میں بچے داخل ہو سکتے ہیں اس کے یہ معنے ہیں کہ کوئی قوم آئندہ زندہ نہیں رہ سکتی جب تک کہ وہ اپنی اولاد کی بچپن میں تربیت کی فکر نہیں کرتی۔ پس بچپن میں اپنی اولاد کے اخلاق کی درستی اور اصلاح کرو۔ تا تم کو دائمی عید نصیب ہو ورنہ اچھے اچھے کپڑے بچوں کو پہنا دینا کوئی خوشی کی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو احسن طریق سے پورا کریں"

(الفضل 21- جولائی 1925ء)

اگر انسان اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقتوں سے کام نہ لے کر اللہ تعالیٰ پر بدظنی کر کے دنیا میں زندگی بسر کرتا ہے تو وہ ہلاکت اور کفر کی زندگی ہے۔ اور اگر وہ خدا تعالیٰ کے احسانات کو دیکھتا اور ان کی قدر کرتا ہے تو اس کے لئے وہی جنت ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالبات تحریک جدید

انیسواں مطالبہ -- دعا

فرمایا ایک اور چیز باقی رہ گئی ہے۔ جو سب کے متعلق ہے۔ گو غرباء اس میں زیادہ حصہ لے سکتے ہیں دنیوی سامان خواہ کس قدر کئے جائیں آخر دنیاوی سامان ہیں اور ہماری ترقی کا انحصار ان پر نہیں بلکہ ہماری ترقی خدائی سامان کے ذریعے ہو گی۔ اور یہ خانہ اگرچہ سب سے اہم ہے مگر اسے میں نے آخر میں رکھا ہے اور وہ دعا کا خانہ ہے۔ وہ لوگ جو ان مطالبات میں شریک نہ ہو سکیں اور ان کے مطابق کام نہ کر سکیں وہ خاص طور پر دعا کریں۔ کہ جو لوگ کام کر سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں کام کرنے کی توفیق دے۔ اور ان کے کاموں میں برکت دے۔ ہماری فتح ظاہری سامان سے نہیں بلکہ باطنی سامانوں سے ہو گی۔

اگر ہمارے دلوں میں حقیقی ایمان پیدا ہو جائے اور ہم صرف خدا کے ہو جائیں تو ساری دنیا کو فتح کر لینا کچھ بھی مشکل نہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرمایا کرتے تھے۔ کہ اگر چالیس صاحب ایمان بھی کھڑے ہو جائیں تو ساری دنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔ وہ لوگ جو کچھ نہیں کر سکتے۔ وہ یہی دعا کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ چالیس صاحب ایمان پیدا کر دے۔ ایسے چالیس صاحب ایمان جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا کہ دنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔

پس وہ لولے لنگڑے اور اپاہج جو دوسروں کے کھانے سے کھاتے ہیں جو دوسروں کی امداد سے پیشاب پاخانہ کرتے ہیں اور وہ بیمار اور مریض جو چارپائیوں پر پڑے ہیں اور کہتے ہیں کاش ہمیں بھی طاقت ہوتی ہمیں بھی صحت ہوتی تو ہم بھی اس وقت دین کی خدمت کرتے۔ ان سے میں کہتا ہوں کہ ان کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے دین کی خدمت کا موقعہ پیدا کر دیا ہے۔ وہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹائیں اور وہ چارپائیوں پر پڑے پڑے خدا تعالیٰ کا عرش ہلائیں تاکہ کامیابی اور فتح مندی آئے۔

اور پھر جو ان پڑھ اور نہ صرف ان پڑھ بلکہ کند ذہن ہیں اور اپنی اپنی جگہ کڑھ رہے ہیں کہ کاش ہم بھی عالم ہوتے کاش ہمارا بھی ذہن رسا ہوتا اور ہم بھی (دعوت الی اللہ) کے لئے نکلتے۔ ان سے میں کہتا ہوں کہ ان کا بھی خدا ہے جو اعلیٰ درجہ کی عبارت آرائیوں کو نہیں دیکھتا۔ بلکہ دل کو دیکھتا ہے۔ وہ اپنے سیدھے سادھے طریق سے دعا کریں تو خدا تعالیٰ ان کی دعا کو سنے گا اور ان کی مدد کرے گا پس وہ لوگ جو مجبوری اور معذوری کی وجہ سے کسی مطالبہ کو پورا کرنے میں حصہ نہیں لے سکتے میں نے ایسی تجویز بتائی ہے کہ اس میں وہ سب شریک ہو سکتے ہیں اور یہ سب سے اعلیٰ اور سب سے ضروری تجویز ہے۔ وہ جو چارپائیوں پر پڑے ہوئے اپاہج ہیں وہ جنہیں بات کرنے کا شعور نہیں وہ جن کے ذہن رسا نہیں وہ جو بیمار اور کمزور ہیں وہ جو قید میں پڑے ہیں وہ جو مصائب تکالیف اور مشکلات میں گرفتار ہیں۔ وہ سب جو کام کرنا چاہتے ہیں مگر کر نہیں سکتے۔ وہ اس تجویز پر عمل کریں۔ اور اس طرح وہ کام کرنے والوں سے ثواب حاصل کرنے میں پیچھے نہ رہیں گے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے پاس دل ہی تھا جو ہم نے پیش کر دیا اور خدا تعالیٰ ضرور ان کے دل کی قدر کرے گا۔ اور انہیں ایسا ہی اجر دے گا جیسا کام کرنے والوں کو دے گا۔

ایک اچھی بات

تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو۔ نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔

تعارف کتب ... ... مولانا عبدالباسط شاہد

فضلِ ربّانی

مکرم حکیم عطاء اللہ صاحب اپنے رنگ کے خوب انسان تھے۔ ہر وقت کسی نہ کسی کام میں مصروف رہنا۔ محنت اور استقلال سے بہتر سے بہترین کی تلاش آپ کا طریق عمل تھا آپ یہ بھی چاہتے تھے کہ تمام احمدی ساری زندگی۔ محنت اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے کا طریق اپنا کر محتاجی و غربت سے بچنے کے ساتھ ساتھ قومی و جماعتی خدمت کے مواقع حاصل کریں۔

آپ کی کتاب "فضل ربانی رحمت آسمانی" آپ کے تجربات کا نچوڑ اور بہت سی مشکلات کا حل بتاتی ہے۔ اس کتاب کے 89 عنوانات میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

ٹیکنیکل تعلیم کی اہمیت۔ زراعت کی کامیابی

پاکیزگی کلید کامیابی و دولت ہے۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی بیکاری کا خاتمہ

اپنے ملک کی روئی کو کپڑے میں تبدیل کر کے ایکسپورٹ کریں۔

سب سے بڑی طاقت دماغی طاقت ہے

درخت قومی دولت میں اضافہ ہے

گھوڑوں میں دولت ہے۔ سگریٹ نوشی کا خاتمہ لازمی امر ہے

مل مالکان غرباء کے لئے ستا کپڑا تیار کریں۔

بیروزگاری مفلسی کا خاتمہ۔ گندم کی مثالی کاشت

کامیاب زندگی کے لئے کامیاب پروگرام۔

پاکستان جنت نشان کیسے بن سکتا ہے۔

مکرم حکیم صاحب اس مفید کتاب کے شروع میں لکھتے ہیں۔

تمام یہود و نصاریٰ.... نے اپنی مکینیکل سائنس اور صنعت و حرفت کے پنجہ میں تمام (ترقی پذیر) اقوام کو پھنسا کر اپنی مشینوں اور دیگر عیاشی و زیب و زینت کا غلام بنا کر تمام دنیا کی دولت سمیٹ کر.......... ایٹم بم وغیرہ تیار کرتے رہتے ہیں۔ پس یہ ایک پکار وقت ہے۔ یہ ضرورت وقت ہے۔ یہ ایک شدید تقاضہ وقت ہے جس پر تمام (ترقی پذیر) دنیا کی مکمل توجہ ایک نہایت ہی ضروری امر ہے کہ وہ تمام عیاشی و آرام طلبی ترک کر کے تمام فضول خرچیاں ترک کر کے تمام نائٹ کلب ناچ گھر، سینما بینی ترک کر کے نہایت سادہ..... زندگی بسر کریں۔

پبلک مہنگائی کا خاتمہ کس طرح کرے۔ اس عنوان کے تحت محترم حکیم صاحب لکھتے ہیں۔

1- تمام عیدوں وغیرہ کی تقاریب سے ایک ماہ قبل ہی ضروری اشیاء خرید کر لی جائیں......

2- تمام غیر ضروری اشیاء محض پسندیدگی کی بنا پر جن کے بغیر زندگی بسر ہو سکے قطعاً مت خریدیں۔

3- جن اشیاء کے نرخ تاجر بغیر کسی وجہ کے یکدم بڑھا دیں ان کی خریداری کم از کم دس دن کے لئے بند کر دیں۔

4- زائد از ضرورت اور مہنگے کپڑوں کی خریداری قطعی طور پر بند کر دیں۔

5- اپنے دودھ دہی مکھن کی ضرورت کے لئے حتی الوسع اپنی گائے بھینس، بکری، بھیڑ پالنے کی کوشش کریں۔

6- انڈوں کی ضرورت کے لئے ہر گھر والے دو تین درجن مرغیاں پالیں (ان کی بیماری و علاج کا خوب خیال رکھیں)

7- جب آم سیب لیموں وغیرہ پھلوں کا وقت ہو تو اپنے ناشتہ کی ضرورت کے لئے اچار مربہ چٹنی وغیرہ تیار کر کے ہر وقت موجود رکھیں۔

8- بوٹوں سے محبت و چاہت ختم کر کے دیسی جوتی کا استعمال شروع کر دیں....

9- پیک شدہ مسالوں کی بجائے نمک مرچ ہلدی وغیرہ خود گھر لا کر پیس کر استعمال کریں.....

10- جب بھی کوئی چیز خریدنی ہو تو تین چار دکانوں سے بھاؤ پوچھ کر..... خرید کریں۔

11- ہمیشہ اشیاء منڈیوں سے تھوک نرخ پر خریدیں۔

12- تمام اشیاء کے استعمال میں انتہائی کفایت شعاری سے کام لیں۔

13- چنے اور چنے کی دال استعمال کر کے آپ اپنی خوراک کو انتہائی قوت بخش بھی بنا سکتے ہیں۔

14- بیاہ، شادی، نکاح، منگنی، ختنہ کے موقع پر انتہائی ممکن کفایت شعاری اختیار کریں۔ تمام بدرسوم ..... جن پر سینکڑوں ہزاروں روپے قرض لے کر بعض اوقات خرچ کئے جاتے ہیں ..... کلی طور پر ختم کر دی جائیں۔

15- اگر غریب ہیں تو غریبوں کی طرح اپنا رہنا سہنا سیکھیں۔ امراء کی ریس قطعاً نہ کریں..... نہایت ہی عقل مند وہ انسان ہے جو اپنے اخراجات نہایت کنٹرول نہایت کفایت شعاری سے اپنی آمدنی کے اندر محدود رکھتا ہے۔

ادھار پر قطعاً اشیاء نہ خریدیں ورنہ آپ ہمیشہ ہی مقروض رہیں گے۔

قریباً دو سو صفحات پر مشتمل یہ کتاب بہت دلچسپ اور مفید امور پر مشتمل ہے۔

یاد ماضی

ہماری تاریخ

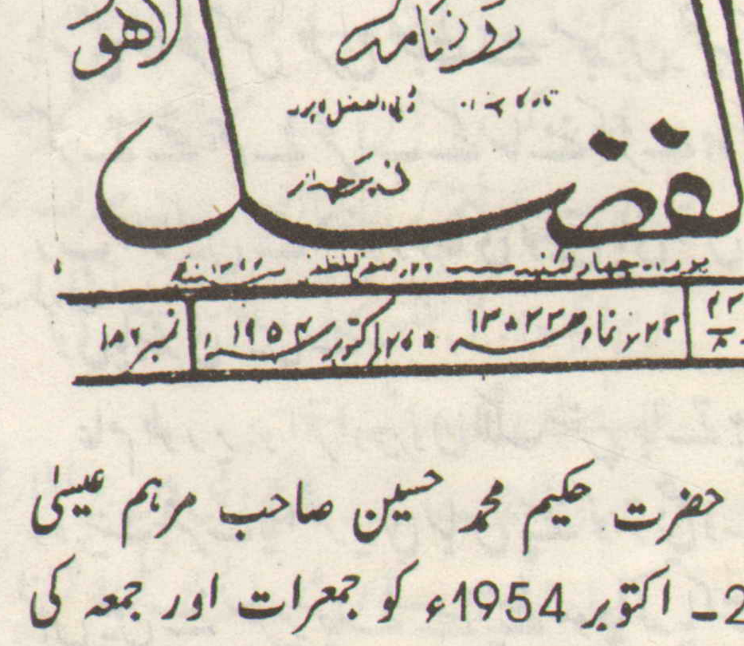

حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ 28- اکتوبر 1954ء کو جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب کو گیارہ بج کر سات منٹ پر انتقال فرما گئے۔ آپ کی رحلت کی خبر الفضل نے 30- اکتوبر 1954ء میں یوں شائع کی۔ لاہور 29- اکتوبر حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ مورخہ 28- اکتوبر 1954ء جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب کو گیارہ بج کر پانچ منٹ پر انتقال فرما گئے (ہم اللہ ہی کے لئے ہیں.....) گزشتہ چار روز سے آپ کو بخار اور بلغم کی شکایت تھی تین روز بعد بخار تو اتر گیا لیکن بلغم کی تکلیف بدستور قائم رہی۔ اس کی وجہ سے دل پر اثر پڑا اور قدرے سانس رک کر آنے لگا اس کے بعد جلد ہی حرکت قلب بند ہو گئی اور آپ اس جہاں فانی سے رحلت فرما گئے۔

وفات کے وقت آپ کی عمر 92 سال تھی آپ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے قدیم (رفقا)

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالمالک

دیکھ لیا پردیس

انسان اپنی زندگی میں کبھی نہ کبھی سفر ضرور کرتا ہے۔ دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں ملتا جو یہ کہہ سکے کہ میں نے کبھی سفر نہیں کیا گویا سفر کرنا انسانی زندگی کا لازمی حصہ ہے انسان کو کئی قسم کے سفروں سے واسطہ پڑتا ہے مثلاً خوشی کا سفر غم کا سفر خدا کی راہ میں سفر اور موت کا سفر وغیرہ۔ یہ سفر پیدل' سائیکل پر' ریل' بس' ہوائی جہاز جہاز یا سٹیلائٹ غرض کسی پر بھی کیا جا سکتا ہے۔ سیرو سیاحت کی غرض سے ہزاروں لوگ اندرون' بیرون' ملک سفر کرتے ہیں دوران سفر مختلف تجربے ہوتے ہیں اور علم میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ طرح طرح کے مسائل سے بھی دوچار ہوتے ہیں۔

مجھے خدا تعالیٰ کے فضل سے اندرون ملک سفر کے علاوہ انیس (19) ممالک کے سفر کا موقع ملا ہے۔ جس میں مختلف تجارب اور نئی باتیں علم میں آئیں۔

1978ء میں مجھے انگلستان کے شہر لندن جانے کا موقعہ ملا اپنے ایک بزرگ کے لئے ہڑ کا مربہ بھی ساتھ لے جا رہا تھا۔ لندن کے ہیتھرو ائر پورٹ پر کسٹم والوں نے اس مربہ کے متعلق استفسار کیا انہوں نے بوتل کو ہلاتے ہوئے عجیب انداز میں پوچھا کہ وٹ از دس؟

اس وقت مجھے انگریزی تو اتنی نہیں آتی تھی چنانچہ خاموش پا کر تھوڑی دیر کے بعد اس نے سوال دوبارہ کیا میں پھر خاموش رہا آخر جب اس نے تیسری بار پوچھا تو میں نے یہ سوچ کر کہ کہیں اور کوئی مصیبت کھڑی نہ ہو جائے انہیں کہہ دیا کہ "دس از اے پل جیم" یعنی یہ سیب کا مربہ ہے جس پر اس نے کہا "او.... ویری فائن...... گو" یعنی بہت اچھا آپ جائیں۔ جس پر میں سوچ میں پڑ گیا کہ اگر اسے بتانا پڑے کہ یہ ہڑ کا مربہ ہے تو تو کس طرح بتاؤں گا اگر اس کی تسلی نہ ہوئی تو وہ شک میں بھی مبتلا ہو سکتا تھا۔ غرض اس نے خوش ہو کر مجھے جانے دیا اسی سفر میں دوران سفر ائر ہوسٹس بار بار مجھ سے آ کر پوچھتی کہ "ڈو یو وانٹ کافی آر ٹی؟"

آخر اس فقرے سے میں تنگ آ گیا تو میں نے اس سے کہا "ڈو یو نو دی میننگز آف کافی؟" یعنی تمہیں پتہ ہے کہ کافی کا مطلب کیا ہے جس پر وہ حیران سی ہو کر چپ ہو گئی کہ شاید میں نے کوئی غلطی کی ہے لیکن جب میں نے اسے بتایا کہ ہماری زبان (مراد اردو زبان) میں کافی کا مطلب "اینف" ہوتا ہے تو وہ بڑی خوش ہوئی اور اسی وجہ سے اس نے سارے سفر میں میرا بہت خیال رکھا اور مہمان نوازی کی جب میں اترنے لگا تو دروازے میں کھڑے ہو کر اس نے مسکراتے ہوئے کہا "تو ان یور لینگویج کافی (اینف) یعنی اب سفر کافی ہو گیا اس طرح کی چھوٹی چھوٹی باتیں بعض اوقات سفر کو خوشگوار بنا دیتی ہیں۔

1985ء میں مجھے امریکہ جانے کا اتفاق ہوا۔ واپسی پر نیویارک سے جب لندن ہیتھرو ائرپورٹ پر پہنچا تو ویزا آفیسر نے پوچھا کتنا ویزا درکار ہے میں نے عرض کیا 3 ماہ کا دے دیں اس نے کہا ایک ماہ کا ملے گا جس پر میں نے اس سے کہا.......

"تم لوگ ہمارے ملک پر سو سال تک حکومت کرتے رہے اور میں نے تم لوگوں کو کچھ بھی نہیں کہا اور اب تم مجھے اپنا ملک صرف تین ماہ تک دیکھنے کی جازت نہیں دے رہے اس بات کا اس پر اتنا اثر ہوا کہ اس نے مجھے 6 ماہ کا ویزا دے دیا۔"

ہمارے ملک میں اگر کوئی شخص "چودھری" اپنے نام کے ساتھ لکھے تو ہم انگریزی میں اس کا مخفف "سی ایچ" لکھتے ہیں۔ 1982ء میں سپین کے سفر کے دوران ہمارے بزرگ چودھری فتح محمد صاحب بھی سفر کر رہے تھے اور ان کے نام سے پہلے "سی ایچ" لکھا ہوا تھا چنانچہ جب ہم سپین کے شہر مالاگا سے پیرس آئے تو وہاں عارضی قیام کے بعد لندن جانا تھا پیرس ائرپورٹ پر چیکنگ کے دوران ہمیں تو فارغ کر دیا لیکن چودھری صاحب کو روک لیا اور ان سے پوچھا کہ آپ کے ساتھ کتنے بچے سفر کر رہے ہیں چودھری صاحب نے کہا کوئی نہیں۔ امیگریشن آفیسر نے کہا کہ آپ کے نام کے ساتھ سی ایچ لکھا ہے جس کا مطلب چلڈرن یعنی بچے ہوتا ہے۔ تب ہم نے کہا کہ یہ تو ہمارے ملک میں چودھری کا مخفف ہے اس طرح اس نے اور ہم نے خوب لطف اٹھایا۔

قرطبہ شہر میں عالم اسلام کی مشہور مسجد قرطبہ ہے جو اپنے وقت میں بہت خوبصورت اور عالیشان مسجد تھی لیکن مسلمانوں کے زوال کے بعد اس کی حالت تبدیل کر دی گئی ہے اور اب یہ حالت ہے کہ کوئی مسلمان وہاں نماز بھی ادا نہیں کر سکتا بلکہ انہوں نے محراب کے باہر لوہے کی زنجیر لگا دی ہے تاکہ کوئی مسلمان وہاں نماز ادا نہ کر سکے ہم اپنے سفر کے دوران اپنے وقت کی مشہور و معروف تاریخی مسجد قرطبہ بھی دیکھنے گئے جس سے پتہ چلا کہ قرون اولیٰ میں مسلمان خدا کے نام کی خاطر کس طرح محبت سے مسجدیں تعمیر کیا کرتے تھے ہم نے محراب کے سامنے کھڑے ہو کر رب العالمین کے حضور دعا کی توفیق پائی جس پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

عام طور پر جو افراد بیرون ملک سفر پر جاتے ہیں وہ پینٹ شرٹ یا انگریزی لباس پہننے کو ترجیح دیتے ہیں میں نے سفر پر جانے سے پہلے سوچا کہ پاکستانی لباس پہن کر جانا چاہئے تاکہ پاکستان کی شناخت ہو سکے چنانچہ یورپ کے تمام ممالک اور امریکہ و کینیڈا وغیرہ میں کسی نے اس لباس کو ناپسند نہیں کیا بلکہ بعض جگہوں پر تو لوگوں نے حیرت اور خوشی سے پوچھا کہ یہ کس ملک کا لباس ہے میں نے ہر بار کہا کہ یہ شلوار قمیض اور اچکن پاکستان کا لباس ہے۔

بعض قوموں اور ملکوں کی بعض روایات ہوتی ہیں جن پر وہ سختی سے عمل کرتے ہیں جب ہم مصر کے شہر قاہرہ میں تھے تو دوران سیر ابوالہول اور اہرام مصر دیکھنے کے بعد پر فیومری محل دیکھنے کا اتفاق ہوا جس میں خوشبوؤں کا کاروبار ہوتا ہے ہر قسم کی خوشبو وہاں فروخت کے لئے پیش کی جاتی ہے آپ کوئی خوشبو خریدیں یا نہ خریدیں وہ ہر ایک کی تواضع کرتے ہیں پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ عربوں میں مہمان نوازی لازمی ہے اور یہ ہماری روایت ہے۔ اس لئے آپ کو بھی کچھ نہ کچھ کھانا پڑے گا چنانچہ ہم نے وہاں کھجوریں کھائیں اور قہوہ پیا۔ اس کے بعد قاہرہ کو رات کے وقت دیکھا جس کا اپنا ہی مزہ ہے کیونکہ قاہرہ روشنیوں کے شہر کے طور پر مشہور ہے۔

ہر سفر میں ایسے مناظر دیکھنے کا موقع ملتا ہے جو یادگار بن جاتا ہے ایسا ہی 1994ء کے لندن کے سفر کے دوران کراچی کی لاؤنج میں بیٹھے روانگی کا انتظار کر رہے تھے کہ جناب عالم چنا صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کے نظارے بہت عجیب و غریب نظر آئے اور تخلیق انسانی پر غور کرنے کا موقع ملا کہ خدا تعالیٰ کی ہر چیز میں اس کی شان اور حکمت نظر آتی ہے۔

اگست 1978ء کا واقعہ ہے کہ میں لندن سے کوپن ہیگن ڈنمارک بذریعہ تھائی ائر آیا یہاں ایک ٹولی شو سالہا سال سے لگتا ہے جسے دیکھنے کے لئے دنیا سے مختلف قسم کے لوگ مختلف ممالک سے آتے ہیں میں بھی اس شو کو دیکھنے کی غرض سے گیا گھوم پھر کر شو کے تمام لوازمات دیکھے واپسی پر دیکھا کہ ایک لڑکی سنگترے کا جوس فروخت کر رہی تھی۔ میرا مشرقی لباس دیکھ کر اس نے السلام علیکم کہا اور "پھر" کہا کیا حال ہے؟ میں نے اس سے جوس پیا اور پوچھا کہ تمہیں اردو زبان کس نے سکھائی ہے تو وہ بولی کہ میرے بہنوئی پاکستانی ہیں انہوں نے مجھے تین لفظ سکھائے ہیں دو میں بول چکی ہوں اور تیسرا "خدا حافظ" ہے جس ملک میں آپ کو زبان نہ آتی ہو وہاں آپ کی زبان کوئی بولے اور پھر بولنے والے کا محبت بھرا تلفظ ہو تو وہاں اپنا ملک اور اپنی زبان بہت یاد آتی ہے۔

جولائی 1978ء میں امریکہ جانے کا اتفاق ہوا مجھے مسافت کا بالکل علم نہیں تھا میرے خیال میں لندن سے امریکہ اتنی دور تھا جتنا ریگل چوک سے انارکلی ہے جب سفر کیا تو معلوم ہوا کہ لندن سے امریکہ کا فاصلہ کراچی سے لندن کے فاصلے سے بھی زیادہ ہے۔ خیر نیویارک جے ایف کینڈی ائرپورٹ پر میرے ہم سفر کے دوست انہیں لینے آئے تھے انہوں نے مجھ سے پوچھا آپ نے کہاں جانا ہے۔

ہم آپ کو وہاں اتار دیں گے میں نے کہا بروک لین میں میرا دوست رہتا ہے مجھے وہاں پہنچا دیں چنانچہ وہاں پہنچانے کے بعد واپسی پر وہ اپنا فون نمبر اور ایڈریس بھی دے گئے۔ وہاں معلوم ہوا کہ میرا دوست تو موجود نہیں ہے۔ میں نے وہاں ایک بجے دوپہر سے شام 4 بجے تک انتظار کیا۔ بھوک بھی سخت لگی تھی۔ اس علاقہ میں سیاہ فاموں کی اکثریت ہے۔ سڑک پر آ کر دیکھا تو سیاہ فام لوگ شراب پی رہے تھے۔ اور ہوٹنگ بھی کر رہے تھے۔ آخر قریبی پیٹرول پمپ پر جا کر جو میرے ہم سفر تھے۔ ان کے بھانجے سے بات ہوئی جو وہاں ماہر امراض قلب ہیں ان کو ساری تفصیل بتائی چنانچہ انہوں نے مجھے اپنے گھر کا راستہ سمجھا دیا۔ یاد رہے فون بوتھ پر فون کرنے سے پہلے میں نے جائزہ لیا تو فون ملانے کے لئے ریزگاری نہیں تھی لہٰذا زیرو نمبر ڈائل کر کے آپریٹر کو بتایا کہ میرے پاس چینج نہیں ہے چنانچہ میں نے اپنے نئے میزبان ڈاکٹر صاحب کے بارے میں آپریٹر کو بتایا اس نے ایکسچینج سے انہیں فون کیا کہ ایک صاحب آپ کو فون کرنا چاہتے ہیں کیا آپ اس کے پیسے ادا کریں گے انہوں نے کہا ہاں ٹھیک ہے اور اس طرح میری ڈاکٹر صاحب سے بات ہوئی اس طرح فون کرنے کو بسکٹ کال کہتے ہیں۔ جو میرے تجربے میں اضافہ تھا۔ پھر قریب ہی زیر زمین چلنے والی گاڑی "ٹیوب" کے سٹیشن پر پہنچا ریزگاری نہ ہونے کی وجہ سے ٹکٹ دینے والے نے ٹکٹ بھی نہ دیا۔ بلکہ جہاں سے سرکاری لوگ جاتے تھے وہاں سے گزار دیا جب پلیٹ فارم پر پہنچا تو ایک صاحب سے گاڑی کا معلوم کیا اس نے کہا آئی ڈونٹ نو تھوڑی دور کھڑے ایک لڑکی اور لڑکے سے پوچھا اس لڑکے نے کہا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں۔ اور کہاں جانا ہے میں نے جواب دیا تو اس نے کہا یہ میری گرل فرینڈ اسی طرف جا رہی ہے اور اس کو کہا کہ اجنبی ہیں ان کی مدد کر دینا اور وہ لڑکا یہ کہہ کر چلا گیا۔ میں نے کہا میرے پاس ٹکٹ نہیں ہے کیونکہ ریزگاری میرے پاس نہ تھی اس نے کہا کوئی فکر نہیں جب گاڑی آئی اس نے مجھے ساتھ لیا اور رات کے 10 بجے کے قریب ہم فلاڈلفیا پہنچے جہاں سے دوسری گاڑی تبدیل کرنی تھی اس لڑکی نے مجھے کہا یہاں ٹھہر جاؤ میں آتی ہوں۔ وہ تھوڑی دیر کے بعد واپس آئی اس نے پونے سات ڈالر کا ٹکٹ دیا اور باقی نقد دے دیئے میں نے سوچا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو دس ڈالر دے دوں چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اس نے کہا "دس از گفٹ فار یو" میں نے اس کا شکریہ ادا کیا اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی حمد کی جس نے میری

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود محمود طاہر- ایم اے (ابلاغیات)

پروپیگنڈا کیا ہے؟

پروپیگنڈا کا لفظ آپ اکثر سنتے اور استعمال میں بھی لاتے ہیں' عصر حاضر میں اس کے استعمال میں بہت اضافہ ہو چکا ہے۔ اگرچہ پروپیگنڈا کی اصطلاح منفی رنگ میں استعمال ہوتی ہے لیکن لغوی لحاظ سے اس کے معنی اس کے استعمال سے برعکس ہیں۔ لغوی طور پر لفظ پروپیگنڈا (Pro-Paganda) ایک "موافق نشر" ہے جبکہ اس کا متضاد لفظ (Con-Paganda) ایک "مخالف نشر" ہے۔ گویا لغوی اعتبار سے یہ لفظ مثبت ہے لیکن اس کے مقاصد اور کثرت استعمال نے اسے منفی معانی بخش دیئے ہیں۔

ماہرین لسانیات کے مطابق پروپیگنڈے کا لفظ سب سے پہلے ایک عیسائی پادری پوپ گریگوری پانزدہم نے استعمال کیا تھا۔ اس نے اس کی ضرورت اس وقت محسوس کی جب وہ غیر ممالک میں اپنے مشنری مقاصد حاصل کرنے کا خواہاں تھا۔ اس نے ایک تنظیم 1622ء میں بنائی جس کے نام میں پروپیگنڈا کا لفظ بھی موجود تھا۔ بہرحال انیسویں صدی کے اوائل تک لفظ پروپیگنڈا اپنے موجودہ معانی کے ساتھ اجاگر ہو چکا تھا اور اسے اسی حوالہ سے استعمال کیا جاتا تھا۔

پروپیگنڈا' اپنے موجودہ معانی کے مطابق اس کی آسان تعریف یوں کی جاسکتی ہے کہ کسی بھی متنازعہ یا قابل بحث مسئلے پر بغیر کسی منطق کے اس طرح اظہار خیال کرنا کہ سننے' دیکھنے یا پڑھنے والا اس کا اثر قبول کرکے کچھ نہ کچھ کرنے پر مجبور ہو جائے۔ ماضی کے متنازعہ مسائل' حال کے نزاعی یا مستقبل میں نزاع اختیار کر جانے والے امور پروپیگنڈا کا بہترین موضع ہوتے ہیں۔ پروپیگنڈا مقصد ہوتا ہے یہ ذریعہ نہیں ہوتا اس لئے بعض پروپیگنڈسٹ پروپیگنڈا کرنے کے بعد بڑی ہوشیاری کے ساتھ عملی تجاویز بھی پیش کرتے ہیں اور بعض ماہرین تو لوگوں کو ایسے مقام پر لاکر چھوڑ دیتے ہیں کہ پروپیگنڈے کا شکار ہونے والے لوگوں میں ہل چل مچ جاتی ہے اور وہ خود بخود کچھ عمل کرنے لگتے ہیں یا کچھ کرنے کے بارہ میں سوچنے لگتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ عمل پروپیگنڈا کرنے والے کے خلاف ہو یا اس کے مطابق۔

پروپیگنڈا کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ خود انسانی تاریخ کیونکہ ابتدا ہی سے لوگوں نے ایک دوسرے پر اثر انداز ہونا شروع کر دیا تھا۔ ایک قوم دوسری قوم کو اپنے اقوال' اعمال' طرز زندگی یا خیالات سے متاثر کرتی رہی ہے۔ اور ہر قوم کی خواہش رہی ہے کہ اس کے نظریات اور خیالات دوسروں کو متاثر کریں اور یوں ان کو اپنے تابع کیا جاسکے۔ اور اپنے طریق عمل کے مطابق ان کے طریق کو بنایا جائے۔ مذہبی دنیا مثبت رنگ میں اس کو استعمال کرتی رہی ہے جب اپنے عقائد' افکار کی تشہیر' اور دعوت دوسروں کو داعیان اور مشنریوں کے ذریعہ دی گئی۔ ویسے بھی پروپیگنڈے کے لفظ کا استعمال سب سے پہلے ایک عیسائی پادری نے اپنے مشنری مقاصد کے حصول کے لئے کیا۔

جنگ عظیم دوم کے بعد پوری دنیا ایک نئی حکمت عملی کے ساتھ دو واضح گروپوں میں تقسیم ہو گئی ایک سرمایہ دارانہ نظام مملکت دوسرے سوشلسٹ بلاک کے ممالک تو اس دور میں توپ و تفنگ کی جگہ نظریات کی جنگ پوری دنیا میں شروع ہو گئی۔ دو گروپوں کی تقسیم کی وجہ سے پروپیگنڈا نے ایک سائنس کی صورت اختیار کر لی۔ مختلف ابلاغی ذریعوں سے سے دونوں طرز فکر کے لوگوں نے اپنے حق اور دوسروں کے مخالف پروپیگنڈا کی فضا پیدا کرلی۔ اگرچہ یہ بلاک اب تقریباً ختم ہو چکے ہیں لیکن پروپیگنڈا ہر دور اور ہر علاقے میں مختلف شکلیں اختیار کرتا ہے۔ اور اپنی ضرورت اور وضع طریق کے مطابق اس کا عمل جاری رہتا ہے۔ باضابطہ اور منظم پروپیگنڈا جمہوریت کے ساتھ ساتھ پیغام رسانی کی تیکنیکی ترقی سے رائج ہوا ہے اور اب اس کی باقاعدہ تعلیم دی جانے لگی ہے۔ اور دوسرے علوم کی طرح اس کی اہمیت بھی کئی چند ہو گئی ہے۔

پروپیگنڈا ابلاغ عامہ میں ایک مقصد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس سے نفسیات دان بھی فائدہ اٹھاتے ہیں اور سیاست دان بھی' مذہبی راہنما بھی اس کے فوائد سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ دوسری طرف اشتہارات دینے والے اداروں کا یہ روزگار بن جاتا ہے اور یہ ادارے اس کی بدولت کروڑوں بلکہ اربوں روپے کماتے ہیں اور مصنوعات تیار کرنے والی کمپنیاں اربوں' کھربوں کی تجارت کرتی ہیں۔

بین الاقوامی سیاست کی راہیں ہموار کرنے کے لئے پروپیگنڈا کا استعمال اب روز بروز اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ ایک دوسرے کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے یا کسی کے ساتھ مخالفت کو درست قرار دینے کے لئے' ظلم کو عدل بتانے کے لئے' اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے ہر قوم' ارباب حکومت اور مفکرین پروپیگنڈا کا سہارا لیتے ہیں دور حاضر میں اس کی اہم مثال عراق کویت جنگ ہے۔ عراق کو تباہ کرنے سے قبل عالمی ذرائع ابلاغ جن پر مخصوص اقوام اور نظریات کا قبضہ ہے۔ انہوں نے یہ پروپیگنڈا بڑی کامیابی سے کیا کہ عراق ایک بڑی مسلح طاقت ہے جو کہ علاقے اور عالمی امن کے لئے خطرناک ہو سکتی ہے۔ اس قدر اس بات کی تشہیر کی گئی کہ عوام الناس بھی یقین کرنے لگے کہ واقعتاً عراق ایک عظیم طاقت ہے اور اس کی طاقت کو کم کرنا عالمی مفاد میں ہے۔ اس کے بعد عراق کو تباہ کر دیا گیا۔ عراق کس قدر طاقتور تھا اس کا اندازہ سب نے لگالیا۔

حکمران جماعتیں بالخصوص ڈکٹیٹرز اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے اور اپنے مخالفین کو کمزور کرنے کے لئے عوام میں اس قسم کے اعمال و افعال اور اقدامات کی تشہیر کرتے ہیں جو عوام کی حمایت حاصل کرنے کے لئے خاطر خواہ مفید ثابت ہوں۔ بعض جگہوں پر مذہبی اقدامات کرکے مذہب کے نام پر لوگوں کے جذبات اپنے حق میں کئے جاتے ہیں اور اس طرح اقتدار کو طول دیا جاتا ہے۔ بعض دفعہ اندرونی خلفشار پیدا کرکے اس کے قلع قمع کا سہارا لیا جاتا ہے اور بعض اوقات غیر ممالک سے سیاسی' جغرافیائی اور نظریاتی اختلافات کی تشہیر عوام میں کی جاتی ہے اور حب الوطنی کے نام پر ہمدردیاں حاصل کی جاتی ہیں۔ حکمران جماعتیں اس قسم کے اقدامات کے لئے سرکاری ذرائع ابلاغ کا بے دریغ استعمال کرتی ہیں۔

آج کے دور میں ہر ملک ایک خطیر رقم پروپیگنڈا کے لئے خرچ کرتا ہے ریڈیو' ٹی وی' اخبارات اور سیٹلائٹ نیٹ ورک کے ذریعہ ایک ملک دوسرے ممالک پر اپنی مذہبی' اقتصادی اور ثقافتی یلغار کے ذریعہ اثر انداز ہو کر اپنی برتری ثابت کرنے میں کوشاں ہے۔ کسی ملک کی ثقافتی یلغار دوسرے ممالک پر کس قدر اثر انداز ہوتی ہے اس کا اندازہ آپ بخوبی اپنے گردوپیش کے ماحول سے لگا سکتے ہیں کہ فلم' ڈرامے اور میوزک کے ذریعہ ایک ملک کے لوگ کس قدر دوسروں سے متاثر ہوتے ہیں۔

پروپیگنڈا کے وسیع تر کامیاب استعمال سے ثابت ہو چکا ہے کہ اس کو اچھائی اور بھلائی کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ نیک خیالات' مثبت اقدار اور انسانی بھلائی کی ترویج کے لئے بھی اس کو استعمال کرکے مثبت نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اس کے ذریعہ جہاں نسلی تعصبات' افواہیں' اقوام میں ہلچل اور بے چینی پیدا کی جا سکتی ہے وہاں نسلی امتیازات کے خاتمے' باہمی انسانی رشتوں کو مضبوط کرنے' مشرق و مغرب کے فرق کو مٹانے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ دیوار برلن کا گرنا ایک مثبت امر ہے جب ایک ہی خطے کے لوگوں کو نظریاتی اختلاف کی وجہ سے تقسیم کر دیا گیا۔ پھر سرد جنگ کے آغاز اور پروپیگنڈے کی انتہاء نے لوگوں کو دیوار گرانے پر مجبور کر دیا جس سے مشرق و مغرب کے اختلافات کو ختم کر دیا گیا اس سے نہ صرف جرمن قوم ایک ہو گئی بلکہ شرق و غرب کے تضادات کے خاتمے میں بھی مدد ملی ہے۔

پروپیگنڈے کے ذرائع وہی ہیں جو ابلاغ عامہ کے ذرائع ہیں۔ اس میں ریڈیو ٹیلی وژن' پریس اور سیٹ لائٹ نیٹ ورک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پروپیگنڈے کے جواب کے لئے ضروری ہے کہ جس قدر پروپیگنڈا کرنے والا طاقتور ہے اور جو ذرائع اس کے پاس ہیں وہ آپ کے پاس بھی ہونا ضروری ہیں اسی طرح اس کا موثر جواب دیا جاسکتا ہے۔ ذرائع ابلاغ پر اگر قبضہ ہو جائے تو مقصد کا حصول آج کے دور میں سہل بھی ہے اور موثر بھی ہے۔ 1942ء میں جوزف سٹالن نے کہا تھا کہ "اگر امریکہ کے ذرائع ابلاغ پر فتح حاصل کرلی جائے تو یہ کسی بھی صورت میں ممکن نہیں کہ ساری دنیا کو کمیونسٹ نظام میں نہ لایا جاسکے۔" سٹالن کی اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ذرائع ابلاغ جو کہ سرد جنگ اور پروپیگنڈا کے ذرائع ہیں ان کو کس قدر اہمیت حاصل ہے۔

بقیہ صفحہ 3

میں سے تھے۔ نیز آپ کو حضرت کے (-) رفقاء کبار میں شمولیت کا شرف بھی حاصل تھا۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کے خاص افضال میں سے ایک نمایاں فضل اس رنگ میں ظاہر ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کثیر اولاد عطا فرمائی۔ چنانچہ آپ کے ہاں اٹھارہ بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہوئیں جن میں سے گیارہ بیٹے اور چار بیٹیاں بفضل تعالیٰ حیات ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی میں تین نسلوں کو پھلتے پھولتے دیکھا۔ جن کی مجموعی تعداد بفضل تعالیٰ 150۔ ہے۔ آج جمعہ کے بعد بیت احمدیہ سے آپ کا جنازہ باغ بیرون دہلی دروازہ میں لایا گیا جہاں جماعت احمدیہ لاہور کے کثیر احباب نے مکرم مولوی عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ کی اقتداء میں جنازہ ادا کیا۔ آپ موصی تھے چنانچہ بعدہ آپ کا جنازہ بذریعہ لاری ربوہ لے جایا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ رشیدہ فاروقہ صاحبہ وصیت نمبر 11259 زوجہ مکرم عبداللہ خان صاحب حال ساکن N-141 جھنگی محلہ راولپنڈی نے 1948 میں وصیت کروائی تھی ان کا مستقل ایڈریس دارالبرکات قادیان ضلع گورداسپور تھا۔ وصیت کرنے کے بعد موصیہ کا دفتر ہذا سے کوئی رابطہ نہ رہا۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز و اقارب پڑھیں تو مکمل ایڈریس کے ساتھ دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

خالدہ ضیاء کی طرف سے اپوزیشن کا مطالبہ ماننے سے انکار

بنگلہ دیش کی وزیر اعظم مسز خالدہ ضیاء نے اپوزیشن کا یہ مطالبہ مسترد کر دیا ہے کہ 15- فروری 96ء کے عام انتخابات کو کالعدم قرار دے دیا جائے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ وہ موجودہ بحران کو بات چیت کے ذریعے حل کرنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ انتخابات کو کالعدم قرار دے دیا جائے۔ یہ ممکن نہیں ہے کیونکہ ہمیں آئین میں ترمیم کرنے کے لئے اس پارلیمنٹ کی ضرورت ہے۔ انہوں نے یہ باتیں صحافیوں سے اس وقت کیں جب وہ صدر عبدالرحمٰن بسواس سے ملاقات کر کے آئی تھیں۔

بنگلہ دیش کے ایوان صدر کے گیٹ پر صحافیوں سے باتیں کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حکمران بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی نے صدر سے اچھے مذاکرات کئے۔ اور اپنی پارٹی کا نکتہ نظر ان پر واضح کیا۔ اس میں آئندہ مئی میں غیر جانبدار انتظامیہ کے تحت عام انتخابات کے انعقاد پر اپنی رضامندی بھی شامل ہے۔

مسز خالدہ ضیاء نے اپنی جماعت کے 15 سینئر لیڈروں کے ساتھ صدر کے ساتھ ایک گھنٹہ تک بات چیت کی۔ لیکن اس کے بعد وہ مزید ایک گھنٹہ ایوان صدر میں رہیں۔ اس کی وجہ کا علم نہیں ہو سکا۔

انہوں نے کہا کہ ان کی جماعت صدر کی طرف سے بلائے گئے آل پارٹیز مذاکرات میں شریک ہونے کو تیار ہے۔

اپوزیشن لیڈر مسز شیخ حسینہ واجد نے خبردار کیا کہ ملک گیر ہڑتال اس وقت تک جاری رہے گی جب تک صدر بسواس ان کے مطالبات کی منظوری کے لئے قدم نہیں اٹھاتے۔

اس سے قبل جب مسز خالدہ ضیاء صدر سے ملاقات کے لئے ایوان صدر گئیں تو راستے میں ان کے ہزاروں حامیوں نے ان کے حق میں مظاہرہ کیا۔ وہ نعرے لگا رہے تھے "ضیاء ہم تمہارے ساتھ ہیں۔" انہوں نے مسز خالدہ ضیاء کی تصاویر اٹھا رکھی تھیں۔ ان لوگوں نے وزیر اعظم کی گاڑی پر پھول برسائے۔

صدر بسواس نے اس سے قبل اپوزیشن پارٹیوں سے بھی مذاکرات کئے اور اب انہوں نے حکمران بی این پی کو مذاکرات کے لئے بلوایا۔

ڈھاکہ کہ نواحی میرپور کے علاقے میں پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے فائرنگ کی جس سے 40 افراد زخمی ہو گئے۔ ان میں پولیس کے بھی کئی افراد شامل تھے۔

○○○

عزت بیگووچ کی صحت

بوسنیا کے صدر علی جاہ عزت بیگووچ جن کے آہنی اعصاب کو ہولناک جنگ کی سختیاں نہ توڑ سکیں۔ امن قائم ہونے کے بعد دل کے دورے کا شکار ہو گئے۔ 22 فروری کو ان کو اچانک دل کے دورے کے بعد فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا۔

اس کے بعد پہلی بار 10- مارچ 1996ء کو ان کو بوسنیا کے سرکاری ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا۔ تین ہفتے ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد وہ پہلی بار اپنے عوام کے سامنے آئے۔ صدر بیگووچ کو ہسپتال میں ایک میز کے ساتھ بیٹھے دکھایا گیا ہے۔ وہ بوسنیا کے وزیر اعظم حسن مراتووچ اور قائمقام صدر ای چپ گانک کے ساتھ باتیں کر رہے ہیں۔

○○○

کوریا میں دو سابق صدور کے خلاف مقدمہ

جنوبی کوریا کی تاریخ کے غالباً سب سے اہم مقدمے کی سماعت شروع ہو گئی ہے۔ دو سابق صدور چن ڈووان اور روتے وو کے خلاف الزامات ہیں کہ انہوں نے 1979ء کی بغاوت میں حصہ لیا جس کے نتیجے میں شہریوں کا قتل عام کیا گیا۔ تاہم دونوں صدور نے ان الزامات کی صحت سے انکار کر دیا ہے یہ دونوں افراد جب قیدیوں کے کپڑوں میں ملبوس عدالت میں آئے تو دونوں خاموش تھے۔ وہ اس بات پر بحث کریں گے کہ کیا اس وقت کے آرمی کے سربراہ چنگ سیونگ ہوا کی 12- دسمبر 1979ء کو گرفتاری ضروری تھی۔ تاکہ دو ماہ قبل قتل ہونے والے صدر پارک چنگ ہی کے قتل کی تحقیقات کی جا سکے۔

جنوبی کوریا کے صدر کم نیگ سام نے اس مقدمہ کو تاریخ کی غلطیاں درست کرنے کا عمل قرار دیا ہے۔ جس میں پہلی بار دو سابق صدور کو کمرہ عدالت میں لایا گیا ہے۔ سینکڑوں افراد شدید سردی میں کمرہ عدالت کے باہر لائن لگائے ہوئے تھے تاکہ ان کو عدالت کے اندر جانے کا موقع مل سکے۔

ان دونوں سابق صدور پر سیاسی بدعنوانی کے دیگر الزامات بھی ہیں۔ تاہم زیر بحث مقدمے میں ان کو موت کی سزا بھی ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ یہ ثابت ہو جائے کہ انہوں نے بغاوت کی حوصلہ افزائی کی تھی اس بغاوت میں بہت سے لوگ مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوئے تھے۔

○○○

چین اور تائیوان کا بحران

چین نے کہا ہے کہ وہ تائیوان کے معاملے میں کسی بیرونی مداخلت کو برداشت نہیں کرے گا۔ چین کے ایک بحری جہاز کے بعد اس کی نیوی کا ایک اور طیارہ بردار بحری جہاز تائیوان کے سمندر میں پہنچ گیا ہے۔ گزشتہ چند روز سے چین نے تائیوان کے سمندر میں جنگی مشقیں شروع کر رکھی ہیں۔

امریکہ نے جوابی طور پر اپنے ساتویں بحری بیڑے کو تائیوان کے سمندر کی طرف بڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور طیارہ بردار بحری بیڑہ بھی آبنائے تائیوان کی طرف بڑھ رہا ہے۔ امریکی عہدیداروں نے کہا ہے کہ ان کے طیارہ بردار بحری جہازوں کی نقل و حرکت کا مقصد یہ ہے کہ چین کو تائیوان کے خلاف کسی گرم کارروائی سے روکا جائے اور تائیوان کو ہراساں ہونے سے بچایا جا سکے۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹو فر نے کہا ہے کہ تائیوان کے سامنے سمندر میں چین فوجی مشقوں سے باز نہ آیا تو اس کے خطرناک نتائج بھی برآمد ہو سکتے ہیں۔ امریکہ کو اس صورت حال پر تشویش ہے۔

چین نے واضح کیا ہے کہ امریکہ اس معاملے میں مداخلت نہ کرے وہ تائیوان کو اپنا ماتحت ملک نہ سمجھے۔ تائیوان کے بارے میں چین نے اپنی پالیسی کا قطعی اعلان کرتے ہوئے اس بات کو دوہرایا ہے کہ تائیوان چین کا حصہ ہے اور اسے آزادی کا اعلان اور اظہار کرنے سے باز رہنا چاہئے۔ چین کے وزیر خارجہ نے تائیوان کو دھمکی دی ہے کہ وہ اپنی حدود میں رہے۔

چین کی طرف سے تائیوان کے سمندر کے سامنے فوجی نقل و حرکت سے علاقے میں کشیدگی میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اور چین اور امریکہ کے درمیان کشیدگی میں اضافہ ہو گیا ہے۔

○○○

پاکستان مصر سمجھوتہ

دہشت گردی کے خاتمے کے لئے پاکستان اور مصر آپس میں تعاون کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں پاکستان اور مصر کے درمیان مجرموں کے تبادلے کا سمجھوتہ طے پا گیا ہے۔

افغانستان کے مسئلے میں پاکستان کی سرگرم شرکت نے پاکستان کو جو تحفے دیئے ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ افغانستان سے ملحقہ بارڈر' پاکستان میں دہشت گردوں کے اڈے بن گئے۔ افغانستان میں کام کرنے والوں کے پاس جب کوئی کام نہ رہا تو انہوں نے پاکستان کو اپنی سرگرمیوں کا محور بنا لیا۔ مصر انتہا پسندوں کی کارروائیوں کا مقابلہ کئی سال سے کر رہا ہے۔ ان مصری دہشت گردوں کے مراکز پشاور اور ملحقہ علاقوں میں قائم ہیں۔

حالیہ معاہدے کے تحت پاکستان اور مصر دہشت گردوں کے بارے میں معلومات کا بھی تبادلہ کریں گے۔ منشیات تجارت کے خاتمے کے لئے جدوجہد میں بھی ایک دوسرے سے تعاون کیا جائے گا۔ اس سمجھوتے پر پاکستان کے وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر اور مصر کے وزیر داخلہ الالفائی نے دستخط کئے ہیں۔ مسٹر نصیر اللہ بابر نے بتایا کہ پاکستان کے بنیاد پرست گروپ مصر کی دہشت گرد تنظیم اخوان المسلمون کی پیداوار ہیں۔ ان بنیاد پرستوں کو بعض بیرونی ممالک سے مالی امداد حاصل ہوتی ہے اور انہی ملکوں کے قانونی پاسپورٹوں پر وہ پاکستان میں مقیم ہیں۔

مسٹر نصیر اللہ بابر نے قاہرہ میں مصر کے وزیر داخلہ سے ملاقات کرنے کے علاوہ صدر حسنی مبارک سے بھی ملاقات کی۔ مسٹر نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ پاکستان کے سرحدی علاقوں اور بعض اسلامی یونیورسٹیوں میں کام کرنے والے بنیاد پرست گروپوں کو بیرونی ممالک سے امداد ملتی ہے جس سے وہ پاکستان اور بیرون پاکستان اپنی دہشت پسندانہ سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔

○○○

بقیہ صفحہ 4

غیب سے مدد فرمائی۔ اس لڑکی نے اب روانہ ہونے سے قبل مجھے سمجھایا کہ اس وقت تمہاری گاڑی آئے یہ سارے لوگ اس گاڑی میں سفر کرنے والے ہیں۔ آپ اس پر سوار ہو جانا اور مجھے الوداع کرنے کے لئے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا میں نے کہا میرے مذہب میں غیر عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتے جس سے اس کی طبیعت پر اثر ہوا اور مجھے کہا تمہاری مذہبی بات ہے اور مسکراتے ہوئے اپنے سفر پر روانہ ہو گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ دیار غیر میں اس نے میرے ساتھ جو حسن سلوک کیا تھا اس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔ چنانچہ وہاں سے میں رات ایک بجے منزل مقصود پر پہنچا بھوک سے نڈھال تھا دوپہر کو بھی کچھ نہ کھایا اور شام کو بھی صرف چائے کی ایک پیالی کے ساتھ چند بسکٹ کھائے۔ اچھے سفر کے لئے چند تجاویز۔

آپ جب بھی اندرون ملک سفر کریں تو جہاں جانا ہو وہاں آسان طریق جو پہنچنے کا ہو وہ اختیار کریں۔ جب بیرون ملک سفر کرنا مقصود ہو تو مندرجہ ذیل امور کی تکمیل لازم ہوتی ہے۔ تاکہ ممکنہ سفر کی دقت سے محفوظ رہ سکیں۔

1- آپ کا پاسپورٹ کارآمد ہو اور اگر پہلا پاسپورٹ ہو تو وہ بھی ساتھ ہو۔

2- جس ملک جانا ہو وہاں کا ویزا موجود ہو۔

3- جس قسم کا ویزا ہو اس کے مطابق عمل کیا جائے۔

4- جس قدر ویزا ہو اتنا ہی اس ملک میں قیام کیا جائے۔

5- غیر ملکی کرنسی حاصل کی ہو مثلاً پونڈ یا ڈالر یا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر جو مناسب ہو وہی کرنسی حاصل کی جائے۔

6۔ نقد کیش کی بجائے ٹریولر چیک حاصل کئے جائیں جس سے نقصان کا احتمال کم ہوتا ہے۔

7۔ یہ معلوم کر لیا جائے کہ جس ملک میں جا رہا ہوں۔ وہاں ہیلتھ سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہے مثلاً بعض ممالک میں نہیں ہے جیسے برطانیہ اور بعض میں ضرورت ہے جیسے افریقی ممالک وغیرہ۔

8۔ جس ملک کے جس شہر میں جانا ہے وہاں کس ذریعہ سے جانا ہے۔ مثلاً ہوائی جہاز ہے ریل گاڑی ہے بحری جہاز ہے اس کی سیٹ قبل از وقت ریزرو کروالی جائے اور اگر ری کنفرم کروانی ہو تو کروائی جائے دوران سفر کھانے پینے کا انتظام کیا ہو گا۔ مثلاً ہوائی جہاز اور بحری جہاز والے جس کمپنی کا جہاز ہو ناشتہ کھانا چائے وغیرہ مہیا کرتے ہیں۔ جو کہ کرایہ میں شامل ہوتا ہے۔ مگر جہاں ریل کا سفر ہو وہاں عموماً کھانے کا خود انتظام کر لیا جائے تاکہ ناقص خوراک سے محفوظ رہ سکیں۔ یعنی گھر سے ہمراہ لے جایا جائے۔

9۔ پاکستان کے قانون کے مطابق آپ جس قدر فارن ایکس چینج لے جانا چاہیں لے جا سکتے ہیں۔ پابندی نہیں ہے۔

10۔ اگر کوئی عزیز وہاں ہے جس جگہ جانا ہے تو بستر کی ضرورت نہ ہو گی مگر جہاں کوئی عزیز دوست نہیں ہے۔ وہاں ہوٹل میں قیام کرنا ہے۔ تو پہلے ریزرویشن کروالی جائے۔

11۔ سفر قبولیت دعا کا بھی ذریعہ ہے اس لئے سفر جس قسم کا بھی ہو دعاؤں میں گزارا جائے۔

12۔ جس مقصد یا کام کے لئے سفر اختیار کیا جا رہا ہے۔ اس کو مقدم سمجھا جائے اور اس کے مطابق عمل کیا جائے۔

13۔ سفر میں سامان ہلکا لے کر جایا جائے تاکہ سفر کی کوفت سے محفوظ رہ سکیں۔

14۔ جہاں کسی کا انتظام ہو اور وہ آپ کا میزبان بھی ہو تو اس کی ہدایات پر عمل کیا جائے کیونکہ وہ ہر قسم کی صورت حال سے واقف ہوتا ہے۔

15۔ خرید و فروخت احتیاط سے اور ضرورت کے مطابق کی جائے۔

16۔ اگر سفر میں ایک دو احباب سے زائد دوست ہوں تو ایک کو امیر مقرر کر لیا جائے۔ اس میں بڑی برکت ہے۔

17۔ سواری پر سوار ہوتے وقت دعا کرنی چاہئے اور اس کے لئے خاص دعا کلام الٰہی میں درج ہے اور اب پی آئی اے کے جہازوں میں سفر کرتے ہوئے جہاز کی روانگی کے وقت سفر کی دعا پڑھی اور سنائی جاتی ہے۔

18۔ جب سفر سے واپس آئیں تو سفر و حضر میں بخیریت پہنچنے پر رب کریم کا شکرانہ ادا کریں۔

19۔ جب سفر سے واپس آئیں تو پہنچنے کی قبل از وقت اہل خانہ کو اطلاع دی جائے کہ کس وقت اور کس تاریخ کو کس ذریعہ سے آئیں گے۔

20۔ جب بھی کسی نئی سواری کے ذریعہ سفر کریں تو اللہ تعالیٰ کی حمد کثرت سے کی جائے۔ یہ بھی اس کا انعام ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت کا جمعہ میگزین ہفت روزہ ندائے ملت لاہور یکم مارچ 1996ء ص 16)

بقیہ صفحہ 1

اس وقت بھی انفاق کے ساتھ ایمان کی شرط لگی رہے گی۔ اگر قربانی دو گے اور ایمان کے ساتھ دو گے تو وہ مقبول ہو گی۔ اور اگر ایمان کے بغیر ویسے ہی قومی جذبوں سے قربانیاں دے رہے ہو یا بنی نوع انسان کی ہمدردی میں دے رہے ہو تو اس کا اجر اللہ پر نہیں ہے۔ اس کا اجر تو تمہاری تمنا کا پورا ہو جانا ہی ہے۔ پس جتنی بھی زیادہ خدا تعالیٰ سے اپنی قربانیوں کی قیمت وصول ہو سکتی ہے کرنی چاہئے۔ کیونکہ اللہ مالک ہے اور اس پر کسی قیمت کا ادا کرنا دوبھر نہیں ہے۔ اس کی میراث ہے ساری دنیا' ساری کائنات۔ جہاں تک اس کا بات کا تعلق ہے کہ میراث ہوتے ہوئے پھر وہ انفاق کیوں چاہتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میراث لینے کا قانون بنا رکھا ہے اس نے۔ تجارتوں میں سودے کے قوانین ہوتے ہیں۔ آپ کچھ کرتے ہیں تو اس کے بدلے آپ کو کوئی چیز ملتی ہے۔ تو اللہ کی میراث کا مطلب یہ تو نہیں کہ چونکہ اللہ کی میراث ہے' اللہ کے سب بندے ہیں' ساری میراث اللہ سب کے سپرد کر دے۔ اگر یہ ہو تو پھر امیر غریب کی تفریق ہی نہ مٹ جائے بلکہ تمام نظام اقتصادیات تباہ ہو جائے۔ ہر بندہ خدا کا بندہ' ساری جائیداد خدا کی جائیداد' سب کو برابر تقسیم کر دے اور تقسیم کر دے برابر تو ہر ایک کو اتنی مل جائے کہ جتنا ساری کائنات کی دولت ہے کیونکہ وہ دینے کے بعد پھر بھی خدا کے پاس لامتناہی بچی رہتی ہے۔ تو یہ بچگانہ سوالات ہیں۔ بغیر تدبر کے لوگ اعتراض کر دیتے ہیں کہ ایک طرف اللہ کہہ رہا ہے (-) میری ہیں دوسری طرف کہتا ہے خرچ کرو میری راہ میں۔ بتا رہا ہے کہ میراث کے مالک بننا ہے' میرے ساتھ' اگر تم نے مجھ سے کچھ حاصل کرنا ہے اس ساری دولت میں جو میری ہے تو یہ تجارتی طریق ہے جو تمہیں بتا رہے ہیں۔ تبھی اس کو واضح طور پر تجارت فرماتا ہے (-) ایسی تجارت ہے جو کبھی گھاٹے کی تجارت نہیں بن سکے گی۔ تو اللہ کا تو ہے پھر لینے کا طریقہ کیا ہے۔ لینے کا طریقہ ہے تم کچھ خرچ کرو اس کے بدلے تمہیں زیادہ ملے گا۔ اب دنیا میں بھی تو آپ اسی طرح کرتے ہیں۔ یہ تو نہیں کرتے کہ آپ ایک دھیلے کا خرچ نہ کریں اور توقع رکھیں کہ سارے آپ کو اپنے اموال دے جائیں۔ منافع کے سودے کا نام تجارت ہے۔ گویا اپنا حصہ ڈالنا پڑتا ہے۔ پس یہ دو قسم کی تجارتیں ہمیں بتائی گئی ہیں۔ ایک وہ جو روزمرہ مالی قربانی ہے اس کے بغیر تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی بھی حصہ اس کی لامتناہی دولت میں سے نہیں ملے گا۔ اگر اللہ کی میراث سے اس نئے قانون کے ذریعے کچھ حاصل کرنا ہے جو فضل کے طور پر ملتا ہے تو تمہیں کچھ حصہ ڈالنا پڑے گا۔

(از خطبہ 25۔ اگست 1995ء)

کھیل اور کھلاڑی

بھارت کی ہار اور تماشائیوں کی شکست

کلکتہ کے ایڈن پارک سٹیڈیم میں جو کرکٹ کی دنیا کا سب سے بڑا سٹیڈیم شمار کیا جاتا ہے' ایک لاکھ 10 ہزار سے زائد بھارتی شائقین اس وقت سپورٹس مین سپرٹ کے میدان میں بھی شکست کھا گئے جب ان کی ٹیم سری لنکا سے بری طرح ہار رہی تھی اور ایک عبرتناک شکست صرف چند اوورں کے فاصلے پر رہ گئی تھی۔

جس طرح پاکستان بھارت سے ہار کر اور ورلڈ کپ سے محرومی پر افسردہ تھا اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ بھارتی شائقین اپنی ٹیم کی شکست برداشت نہ کر سکے۔ پی ٹی وی کے مبصر کا یہ تبصرہ بالکل درست ہے کہ بھارت سری لنکا کے ہاتھوں اپنی اس شکست کو تو شاید بھول جائے لیکن کلکتہ کے اس سٹیڈیم میں شائقین کی ہنگامہ آرائی نے بھارت کے کرکٹ کے میدان میں بدنامی کا جو داغ لگایا ہے اس کو دھونے میں تو ایک عرصہ لگے گا۔

چھٹے ورلڈ کپ کا یہ سیمی فائنل جب شروع ہوا تو سب سے پہلے سخت حیرانگی کی بات یہ ہوئی کہ بھارتی کپتان محمد اظہر الدین نے ٹاس جیت کر سری لنکا کو بیٹنگ کی دعوت دی۔ یہ پہلا تباہ کن فیصلہ تھا جس نے بھارت کی ہار کا میدان ترتیب دے دیا۔ سری لنکا کا آغاز بہت ہی برا تھا۔ جیا سوریا جنکی دھواں دھار بیٹنگ دیکھنے کے لئے دنیا بھر کے شائقین نظریں جمائے بیٹھے تھے پہلے ہی اوور میں آؤٹ ہو گئے اور ان کے ساتھ ہی وکٹ کیپر کالو وتھرنا بھی اسی اوور میں چل دیئے۔ اتنی شدید ناکامی کے آغاز کے بعد بے خوف اور بے دریغ کھیلنا یہ سری لنکا کے کھلاڑیوں کا ایسا زبردست کارنامہ ہے جو ان کو ورلڈ کپ بھی دلوا سکتا ہے۔ اروندا ڈی سلوا نے جس طرح چوکوں کی بارش کی وہ ان کو دو ہزار پاؤنڈ یعنی قریباً ایک لاکھ 12 ہزار پاکستانی روپے کا مین آف دی میچ ایوارڈ دلوانے کا جائز حقدار بنا گیا۔ اگرچہ جیا سوریا کی تین وکٹیں اور دو کیچ بھی ان کی اعلیٰ کارکردگی کا نمونہ تھے۔

تاہم جب آٹھ کھلاڑیوں کے آؤٹ ہونے پر بھارت کا سکور ابھی سری لنکا کے سکور کا نصف بھی نہ ہوا تھا تو بھارتی تماشائی بے صبرے ہو گئے اور میدان میں چیزیں پھینکنی شروع کر دیں۔ سیٹوں کو آگ لگا دی۔ کھیل رک گیا۔ امن بحال کرنے کی کوشش ہوئی دوبارہ ٹیم میدان میں آئی مگر ایک بھی بال سے پہلے دوبارہ وہی حرکات شروع ہو گئیں چنانچہ سری لنکا کو فاتح قرار دے کر میچ ختم کر دیا گیا۔

سری لنکا کے ہاتھوں بھارت کی شکست نے پاکستانیوں کا دکھ بہت حد تک کم کر دیا ہے۔ اب شاید پاکستان کی ٹیم کے خلاف ان کے ہم وطنوں کا غصہ کسی حد تک ٹھنڈا پڑ جائے۔ بھارت کے ہارنے پر لاہور ہی نہیں ہر شہر جھوم اٹھا۔ لاہور اور کئی دیگر جگہوں پر فضا فائرنگ سے گونجتی رہی۔

بھارتی ٹیم میں ٹنڈولکر کی انفرادی کارکردگی اس میچ میں بھی اچھی رہی لیکن بعد میں بیٹنگ کا نقصان یہ ہوا کہ پچ بیٹسمینوں کے خلاف ہو چکی تھی۔ لہٰذا کپتان اظہر الدین سمیت تین اور بلے باز صفر پر آؤٹ ہو گئے۔ اظہر کا ٹاس جیتنا ان کو مہنگا پڑا۔

فضل عمر ہسپتال میں
آسامیاں خالی ہیں

○ پتھالوجسٹ 1 4880-325-8130
مہنگائی الاؤنس 500

ویمن میڈیکل آفیسر 2
3804-258-6900
مہنگائی الاؤنس 500

آئی رجسٹرار 1 3804-258-6900
مہنگائی الاؤنس 500

ڈینٹل سرجن 2 3804-258-6900
مہنگائی الاؤنس 500

لیبارٹری ٹیکنیشن 1 2080-66-3400
مہنگائی الاؤنس 500

ڈسپنسر 1 2020-60-3220
مہنگائی الاؤنس 500

ڈرائیور 1
1650-36-1938/48-2514
60-2994
500 مہنگائی الاؤنس 207.D.A

مددگار ڈریور 1
1540-18-1684/24-1972
36-2260
مہنگائی الاؤنس 500

خواہش مند خواتین و حضرات اپنی درخواستیں معہ مصدقہ نقول سرٹیفکیٹس مورخہ 24۔ مارچ 1996ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں پہنچا دیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 14- مارچ-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 19 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 29 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ تین جنگوں سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوا۔ پاکستان اور بھارت اب چوتھی جنگ کیوں کریں؟ انہوں نے کہا کہ بھارت جو کچھ کر رہا ہے یہ علاقائی امن اور استحکام کے خلاف ہے۔ میرا نہیں خیال کہ دونوں ملکوں کے درمیان لڑائی سے کوئی مسئلہ حل ہو سکتا ہے ایٹمی پروگرام پرامن مقاصد کے لئے ہے۔ ہمارے بعض لوگوں میں یہ خوف موجود ہے کہ ہمارے پاس ایٹمی صلاحیت نہ ہوئی تو بھارت پاکستان سے کیا سلوک کرے گا؟ انہوں نے کہا کہ اگر امریکہ کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے کی گئی انتھک کوششیں رائیگاں گئیں تو حقیقتاً بہت برا ہو گا۔ ہمارے سامان اور ہماری ہی رقم کو ہمارے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ برطانیہ برصغیر کو چھوڑتے وقت کچھ مکاریاں کر گیا ہے۔ جو تاریخ کے خفیہ اوراق سے سامنے آ رہی ہیں۔ ہم مسئلہ کشمیر پر اصولی موقف نہیں چھوڑ سکتے۔ تحریک آزادی میں ملوث ہونے کا الزام پاکستان اور آئی ایس آئی (فوج کا جاسوسی ادارہ) کے لئے کریڈٹ ہے۔ انہوں نے ڈاکٹر محبوب الحق کی کشمیر کے بارے میں تجاویز کے ضمن میں کہا کہ دانشوروں کو چاہئے کہ وہ تحریک آزادی کو نقصان پہنچانے والی تجاویز سے گریز کریں۔

○ ایم کیو ایم کی طرف سے اپنے دہشت گرد نعیم شری کی ہلاکت کے خلاف سوگ منانے کے اعلان کے ساتھ ہی کراچی کے مختلف حصوں میں فائرنگ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ گل بہار، ناظم آباد، نیو کراچی، گلبرگ، عزیز آباد، اور کورنگی کے علاقوں میں ہوائی فائرنگ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ شرپسندوں نے کورنگی میں دو گاڑیوں کو نذر آتش کر دیا۔ رینجرز اور پولیس کے دستوں کو صورت حال سے نبٹنے کے لئے مختلف عمارتوں پر تعینات کر دیا گیا ہے۔

○ ابھی نعیم شری کے سوگ کا دن شروع نہ ہوا تھا کہ رینجرز کے ساتھ مقابلے میں دہشت گردی، قتل، اقدام قتل اور سنگین وارداتوں میں ملوث نعیم شری کا ایک اور ساتھی شاہد عرف "جن" ہلاک ہو گیا۔ رینجرز کا ایک اہلکار زخمی ہو گیا۔ "جن" کے چار ساتھی بھی گرفتار ہو گئے۔ ان کے قبضے سے بھاری اسلحہ برآمد کر لیا گیا۔

○ برطانوی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان نے الطاف حسین کے خلاف کوئی ثبوت فراہم نہیں کیا۔ پاکستان اور برطانیہ میں مجرموں کی تبدیلی کا کوئی معاہدہ موجود نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر الطاف قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتے تو ان کو رہنے کا حق ہے۔ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے ثبوت کے طور پر دستاویزات فراہم کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن انہوں نے ابھی تک کچھ نہیں بھیجا۔

○ کرکٹ کے سابق ٹیسٹ کرکٹ کھلاڑی اور کھیلوں کے مشیر سرفراز نواز نے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے ملاقات کی اور کرکٹ ٹیم کی ناکامی کے پس پردہ محرکات سے وزیر اعظم کو آگاہ کیا۔ وزیر اعظم یہ ساری تفاصیل سن کر حیران رہ گئیں اور کہا کہ کرکٹ میں اس طرح بھی ہوتا ہے؟ انہوں نے سرفراز نواز کو ہدایت کی ان تمام تفاصیل سے فوری طور پر صدر مملکت کو آگاہ کریں۔ سرفراز نواز نے الزام لگایا ہے کہ عمران خان اور "را" کی ایجنٹ مسز پر میش گوڈ ریچ نے پاکستان کی شکست کا منصوبہ بنایا اور وسیم اکرم کو کھیلنے سے روکا۔ میچ سے قبل عمران خان کے بیان سے ٹیم کا مورال ڈاؤن ہوا۔ چند قومی کھلاڑیوں نے سابق کپتان کی مداخلت اور وسیم کو منع کرنے کے معاملے کی تصدیق کی۔ کپتان وسیم اکرم نے ایک رات قبل خود کو 80 فیصد فٹ قرار دیا تھا۔

○ امریکہ نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم دہشت گرد نہیں جائز تنظیم ہے۔ امریکی وزیر خارجہ کی طرف سے ایم کیو ایم کے خط کے جواب میں کراچی میں ہلاکتوں پر اظہار تشویش کیا گیا۔ آل انڈیا ریڈیو نے کہا ہے کہ کراچی میں مہاجروں کی حالت پاکستانی حکومت اور امریکہ کے درمیان اختلافات کا سبب بن رہی ہے۔

○ ماحولیاتی آلودگی کی پابندیوں کی وجہ سے لاہور ملتان سیالکوٹ اور گوجرانوالہ میں نئی صنعتیں لگانے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ واپڈا ایسے نئے یونٹوں کو بجلی فراہم نہیں کرے گا۔ 30 جون کے بعد آلودگی ختم ہونے کا سرٹیفکیٹ پیش نہ کرنے والی فیکٹریاں بند کر دی جائیں گی۔ یہ باتیں قومی اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران پارلیمانی سیکرٹری نے بتائیں۔

○ وادی نیلم میں بھارتی فوج کی اندھا دھند فائرنگ سے ایک شہری شہید ہو گیا ہے۔

○ اخبارات میں پاکستان کی کرکٹ ٹیم کے کھلاڑیوں کی تصاویر شائع ہوئی ہیں جن میں انہیں خوفزدہ حالت میں بھاگ کر چلتی گاڑیوں میں سوار ہوتے اور بیٹھے دکھایا گیا ہے۔ یہ کھلاڑی لاہور میں اپنے دوستوں کے گھروں میں چھپ گئے ہیں۔

○ قومی اسمبلی میں عمران خان پر تنقید کی گئی۔ افتخار گیلانی نے کہا کہ سابق کرکٹر بھارت جا کر سیاستدانوں کو گالیاں دے رہا ہے اور کہتا ہے کہ قوم کو نجات دلاؤں گا۔

○ سینٹ میں قائد ایوان ملک محمد قاسم نے کہا ہے کہ کرکٹ کی شکست نے تقسیم شدہ قوم کو متحد کر دیا ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم کے خاتمے اور خواتین کی نشستوں کی بحالی کے لئے خود قدم بڑھانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپنی عددی کمزوری کی وجہ سے آٹھویں ترمیم کو مکمل طور پر ختم نہ کر سکے تو اسے چھوٹی چھوٹی ترامیم کے ذریعے بے اثر ضرور بنا دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ منتخب نمائندے اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔ قومی مفادات سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ وزیر اعظم نے انتخابی اصلاحات اور آئین میں بعض ضروری ترامیم کے لئے اپنے حلیفوں سے صلاح مشورے شروع کر دیئے ہیں۔

○ وائس آف امریکہ نے اعتراف کیا ہے کہ ایم کیو ایم کے خلاف کارروائی سے امن وامان کی صورت حال بہتر ہوئی ہے۔ نعیم شری کی ہلاکت کو حکام بڑی کامیابی قرار دیتے ہیں جبکہ ایم کیو ایم اسے اپنا ہیرو قرار دیتی ہے۔

○ وزیر مملکت برائے خزانہ مخدوم شہاب الدین نے بتایا ہے کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور مراعات میں اضافے پر غور کیا جا رہا ہے۔

○ وزیر داخلہ نے بتایا ہے کہ مصر عالمی پولیس کے ادارے انٹرپول کی صدارت کے لئے پاکستان کی حمایت کرے گا۔

○ بے نظیر مئی میں ڈنمارک کا دورہ کریں گی۔

○ وفاقی سیکرٹری خزانہ نے بتایا ہے کہ نئے مالی سال کے بجٹ میں جنرل سیلز ٹیکس تین چار کے سوا تقریباً تمام اشیاء پر ریٹیل اور ہول سیل کی سطح پر عائد کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ گھریلو صنعت پر دو فیصد کی شرح سے ٹرن اوور ٹیکس بھی لگایا جائے گا۔ اور فکسڈ ٹیکس کے زمرے آنے والے تمام گروپوں کی سیلز ٹیکس کی چھوٹ ختم کر دی جائے گی۔ گدون اور دوسرے صنعتی علاقوں کی مراعات ختم کر دی جائیں گی۔ کھانے پینے کی اشیاء کھاد اور ادویات کے علاوہ ہر چیز پر تھوک اور پرچون کی سطح پر ٹیکس عائد کیا جائے گا۔ اس سے قیمتوں میں دو فیصد اضافہ ہو جائے گا۔

○ کرکٹ کے سابق بھارتی کپتان بشن سنگھ بیدی نے کہا ہے کہ پاکستانی عوام وسیم اکرم اور دیگر کھلاڑیوں کو معاف کر دیں۔

○ بھارتی مبصرین نے بھی کلکتہ کے سیمی فائنل میں اپنے وطنوں کا رویہ باعث شرم قرار دے دیا ہے۔ فاروق انجینئر اور سید کرمانی نے کہا کہ ہار کو خوش دلی سے قبول کرنا چاہئے۔

○ کرکٹ کے نامور کھلاڑی انضام الحق نے کہا ہے کہ ہم ہار پر شرمندہ ہیں اور قوم سے معافی مانگتے ہیں۔ قوم کا غصہ جائز ہے لیکن میں اسے اپنے کھلاڑیوں سے محبت کا ہی انداز قرار دیتا ہوں۔ انہوں نے سٹے بازی میں کسی بھی کھلاڑی کے حصہ لینے کی سختی سے تردید کی۔

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: 643

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت 9000 ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21- ہال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175

اٹھرا کی کامیاب امراض علاجگاہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
گوجرانوالہ

کوٹھی وگائنی کلینک
برائے فوری فروخت
چار بیڈ اٹیچڈ باتھ، اعلیٰ ترین فٹنگ بمعہ گیزرز، ڈرائنگ روم، ٹی وی لاؤنج، سٹڈی روم، سائیڈ روم، سٹنگ روم، جدید ترین کچن، سرونٹ روم بمعہ باتھ، سٹور روم، کار پورچ، سرسبز لان، پختہ صحن
پانی دو لائنیں، بجلی دو لائنیں، ٹیلی فون دو لائنیں
گیس سلنڈر چار عدد، جنریٹر ایک عدد، اے سی ایک عدد، فلی فرنشڈ (HOLLOW WALLS) کے ساتھ، جدید طرز تعمیر، بمع ایک عدد گائنی کلینک
گزشتہ آٹھ سال سے چلتا ہوا جس میں ویٹنگ روم دو عدد، لیبر روم، آفس و ایگزامینیشن روم ایڈمشن روم دو عدد، صحن دو عدد، کار نو پلاٹ رقبہ ½ 1 کنال، پختہ سڑک پر واقع سرگودھا روڈ سے ملحقہ دریائے چناب کے نئے پل اور بس سٹینڈ کے قریب تر۔ برائے رابطہ وملاحظہ
منیر احمد ملک و ڈاکٹر فہمیدہ منیر
15/12 دار الیمن شرقی ربوہ
فون: 04524-212426

تریاق معدہ
خرابی ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا، طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ